تاریخِ ولادت باسعادت

محمد کرم شاہ الازھریؒ

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ محسنِ انسانیت ﷺ کا یوم میلاد دوشنبہ کا دن تھا۔ اس پر بھی علماء امت کا تقریباً اتفاق ہے کہ ربیع الاول کا بابرکت مہینہ تھا۔ ماہِ رمضان اور ماہِ محرم کے اقوال کو اہلِ تحقیق نے درخور اعتنا ہی نہیں سمجھا۔ البتہ ماہ ربیع الاول کی کون سی تاریخ تھی جب مہتاب رشد و ہدایت نے جلوہ بار ہو کر ظلمت کدہ عالم کو منور فرمایا اس بارے میں علماء کرام کے متعدد اقوال ہیں۔ ہم یہاں علماء محققین کی آراء ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن کے مطالعہ سے وہ بآسانی صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں گے۔

۱۔ امام ابن جریر طبری، جو فقید المثال مفسر، بالغ نظر مؤرخ بھی ہیں وہ اس بارے میں لکھتے ہیں۔

"ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول" (۱)

"رسول اکرم ﷺ کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول شریف کی بارھویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی"

۲۔ علامہ ابن خلدون جو علم تاریخ اور فلسفہ تاریخ میں امام تسلیم کیے جاتے ہیں بلکہ فلسفہ تاریخ کے موجد بھی ہیں وہ لکھتے ہیں:

"ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول لاربعین سنۃ من ملک کسری انو شیروان" (۲)

"رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔ نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا"۔

۳۔ مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) عالم اسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار امام محمد بن اسحاق سے اپنی السیرۃ النبویۃ میں رقم طراز ہیں:

''ولد رسول اللّٰہ ﷺ یوم الاثنین لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاول عام الفیل'' (۳)

''رسول اللہ ﷺ سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''۔

۴۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی، جو علم سیاستِ اسلامیہ کے ماہرین میں سے ہیں اور جن کی کتاب الاحکام السلطانیہ آج بھی علم سیاست کے طلبہ کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اپنی کتاب اعلام النبوۃ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''لانہ ولد بعد خمسین یوم من الفیل و بعد موت ابیہ فی یو م الاثنین الثانی عشر من شھر ربیع الاول'' (۴)

واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے''

علوم قرآن وسنت اور فن تاریخ کے یہ وہ جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے بارہ ربیع الاول کو یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ تحریر کیا ہے اور دیگر اقوال کا ذکر تک نہیں کیا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک صحیح اور معتمد علیہ قول یہی ہے۔

دور حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون، جو جامعہ ازہر مصر کے کلیۃ اصول الدین کے عمید رہے ہیں۔ اپنی کتاب ''محمد رسول اللہ'' میں تحریر فرماتے ہیں

''وقد صح من طرق کثیرۃ ان محمد ﷺ ولد یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من شھر ربیع الاول عام الفیل فی زمن کسریٰ انوشیروان و یقول اصحاب التوفیقات التاریخیۃ ان ذلک یوافق الیوم المکمل للعشرین من شھر اغسطس ۵۷۰م بعد میلاد المسیح علیہ السلام''. (۵)

کثیر التعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاول عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہد حکومت میں تولد ہوئے۔ اور ان علماء کے نزدیک جو مختلف سمتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں انہوں نے عیسوی تاریخ میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء بیان کی ہے"۔

ان کے علاوہ علامہ محمد رضا جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے امین تھے انہوں نے اپنی کتاب محمد رسول اللہ میں لکھا ہے:

"ولد النبی ﷺ فی فجر یوم الاثنین الاثنتی عشرة لیلة مضت من ربیع الاول عشرین اغسطس ۵۷۰ م و اهل مکة یزورون موضع مولده فی هذالوقت". (٦)

"حضور نبی کریم ﷺ سوموار کے دن فجر کے وقت ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو بمطابق بیس اگست ۵۷۰ عیسوی پیدا ہوئے اہل مکہ سرکار دو عالم ﷺ کے مقام ولادت کی زیارت کے لیے اسی تاریخ کو جایا کرتے تھے"۔

اب ہم چند دوسرے حوالے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

علامہ ابن جوزی، میلاد مصطفیٰ علیہ اطیب التحیہ والثنا کی تاریخ کے بارے میں اپنی تحقیق یوں قلم بند فرماتے ہیں:

"ولد صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین لعشر خلون من ربیع الاول عام الفیل و قیل للیلتین خلتا منه قال ابن اسحاق ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول". (۷)

"حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت بروز سوموار دس ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ تھی اور امام ابن اسحاق فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی"۔

امام الحافظ ابو الفتح محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحی بن سید الناس الشافعی الاندلسی اپنی

سیرت کی کتاب ''عیون الاثر'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''ولد سیدنا و نبینا محمد رسو ل اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشر ۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول عام الفیل قیل بعد الفیل بخمسین یوما''(۸)

''ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ سوموار کے روز بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور ﷺ کی ولادت ہوئی''۔

اس کے بعد انہوں نے ربیع الاول کی دو اور آٹھ تاریخ کے قول نقل کیے ہیں۔

علامہ ابن کثیر جو علوم تفسیر۔ حدیث اور تاریخ میں اپنی نظیر آپ تھے وہ ''السیر ۃ النبویۃ'' میں اس موضوع پر یوں داد تحقیق دیتے ہیں۔

''ولد صلوات اللہ علیہ و سلامہ یوم الاثنین بما رواہ مسلم فی صحیحہ من حدیث غیلان بن جریر عن ابی قتادۃ ان اعرابیا قال یا رسول اللہ ما تقول فی صوم یوم الاثنین فقال ذاک یوم ولدت فیہ و انزل علی فیہ ''

''حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سوموار کے روز ہوئی۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں غیلان بن جریر کے واسطہ سے ابی قتادہ سے روایت کیا کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ سوموار کے روزے کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی۔ یہ وہ دن ہے جس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

اس کے بعد علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرب ابن عباس سے منقول ہے آپ فرمایا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت بھی سوموار کے دن، بعثت بھی سوموار کے دن، مکہ سے ہجرت بھی سوموار کے دن، مدینہ طیبہ میں تشریف آوری بھی سوموار کے دن اور دار فانی سے انتقال بھی سوموار کے دن اور جس روز حضور ﷺ نے حجر اسود اٹھا کر دیوار کعبہ میں رکھا تھا وہ بھی سوموار کا دن تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ جنہوں نے تاریخ ولادت بروز جمعہ سترہ ربیع الاول بتائی ہے وہ بالکل غلط اور بعید از حق ہے۔

"ثم الجمهور علی ان ذلک کان فی شهر ربیع الاول "

"کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی"۔

بعض نے اس ماہ کی دو تاریخ ،بعض نے آٹھ تاریخ اور بعض نے دس تاریخ بتائی ہے آٹھ تاریخ کا قول ابن حزم سے منقول ہے اور الحافظ الکبیر محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے اس کی تصحیح کی ہے۔بعض نے اس ماہ کی بارہ تاریخ کو متعین کیا ہے ابن اسحاق نے یہی قول لکھا ہے۔ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یہی تاریخ روایت کی ہے:۔

"رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر و ابن عباس انھما قال ولد رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شھر ربیع الاول و فیہ بعث و فیہ عرج بہ الی السماء و فیہ ھاجر و فیہ مات و ھذا ھو المشھور عند الجمھور و اللہ اعلم بالصواب"(۹)

"حضرت جابر اور ابن عباسؓ دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور اسی روز حضور کی بعثت ہوئی ۔اسی روز معراج ہوا اور اسی روز ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاول مشہور ہے"۔واللہ اعلم بالصواب

اس کے پہلے راوی ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں ان کے بارے میں ابوزرعہ رازی متوفی ۲۶۴ھ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن شیبہ سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا۔محدث ابن حبان فرماتے ہیں ابوبکر عظیم حافظ حدیث تھے۔دوسرے راوی عفان ہیں ان کے بارے میں محدثین کی رائے ہے کہ عفان ایک بلند پایہ امام ثقہ صاحب ضبط واتقان ہیں تیسرے راوی سعید بن میناء ہیں ان کا شمار بھی ثقہ راویوں میں ہوتا ہے۔یہ صحیح الاسناد روایت دو جلیل القدر صحابہ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

مرفوع روایت کی موجودگی میں کسی مؤرخ یا ماہر فلکیات کا یہ کہنا کہ بارہ ربیع الاول تاریخ

ولادت نہیں۔ ہرگز قابل تسلیم نہیں۔

مولانا سید عبد القدوس ہاشمیؒ عالم دین ہونے کے علاوہ فن تقویم میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے انہوں نے اس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "تقویم تاریخی" ہے ان کے نزدیک بھی صحیح تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول ہے۔

اہل حدیث کے مشہور عالم نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے ابن جوزی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔(۱۰)

علماء دیوبند کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع سیرت خاتم الانبیاء میں رقمطراز ہیں:

"الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض "آدم" اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا، موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئی کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں۔(۱۱)

برصغیر پاک و ہند کے بعض سیرت نگاروں نے محمود پاشا فلکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ بارہ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں تھا بلکہ پیر کا دن نو ربیع الاول کو بنتا ہے۔ لہٰذا نو تاریخ صحیح ہے۔ لیکن دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ ان لوگوں کو محمود پاشا کے اصلی وطن کا بھی حتمی علم نہیں۔

علامہ شبلی نعمانی اور قاضی سلیمان منصور پوری نے محمود پاشا کو مصر کا باشندہ لکھا ہے مفتی محمد شفیع صاحب انہیں مکی لکھتے ہیں۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے انہیں قسطنطنیہ کا مشہور ہیئت دان اور منجم بتایا ہے۔

مجھے بڑی کوشش کے باوجود محمود پاشا فلکی کی کتاب یا رسالہ نہیں مل سکا۔ البتہ معلوم ہوا کہ پاشا فلکی کا اصل مقالہ فرانسیسی زبان میں تھا جس کا ترجمہ سب سے پہلے احمد زکی آفندی نے نتائج الافہام کے نام سے عربی میں کیا اس کو مولوی سید محی الدین خان جج ہائی کورٹ حیدرآباد نے اردو کا جامہ پہنایا اور ۱۸۹۸ء میں نولکشور پریس نے شائع کیا لیکن اب یہ ترجمہ نہیں ملتا۔

محمود پاشا نے اگر علم فلکیات کی مدد سے کچھ تحقیقات کی بھی ہیں، صحابہ کرام تابعین اور دیگر قدماء کی روایات کو جھٹلانے کے لیے ان پر انحصار کرنا کسی طرح مناسب نہیں کیونکہ سائنسی علوم کی طرح فلکیات کی کوئی بات قطعی نہیں ہوتی۔

اس سلسلہ میں غور طلب امر یہ ہے کہ سن ہجری کا استعمال حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں شروع ہوا اور پہلی مرتبہ یوم الخمیس ۲۰ جمادی الاولی ۱۷ھ/ ۱۲ جولائی ۶۳۸ء کو مملکت اسلام میں اس کا نفاذ ہوا۔ اس کے بعد کا تاریخی ریکارڈ ملتا ہے لیکن اس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ دستیاب نہیں اور بعثت نبوی سے قبل عرب میں کوئی باقاعدہ کیلنڈر رائج نہیں تھا۔ عرب اپنی مرضی سے مہینوں میں ردوبدل کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات سال کے تیرہ یا چودہ مہینے بنا دیا کرتے تھے۔ ضیاء القرآن میں ہے کہ قمری سال کے بارہ مہینوں میں کبیسہ کا ایک اور مہینہ بڑھا دیا جاتا تھا ظاہر ہے کہ اعلان نبوت سے قبل نسئی کی جاتی رہی لیکن ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو سکتا کہ کس کس سال میں نسئی کی گئی۔ (۱۲)

محمود پاشا سے قبل بھی کچھ لوگوں نے نجوم کے حسابات سے یوم ولادت معلوم کرنے کی کوشش کی۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں اہل زیچ کا اس قول پر اجماع ہے کہ آٹھ ربیع الاول کو پیر کا دن تھا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص بھی علوم نجوم اور ریاضی کے ذریعہ حساب لگا کر تاریخ نکالے گا مختلف ہو گی۔ پس ہمیں قدیم سیرت نگاروں محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرامؓ کی بات ماننا پڑے گی۔

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہو گیا کہ حضور پاک صاحب لولاک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا ۱۲ ربیع الاول عام الفیل پیر کے دن صبح کے وقت اس جہان ہست و بود میں اپنے وجود عنصری کے ساتھ تشریف لائے۔

علماء کرام کے ان اقوال کے نقل کرنے کے بعد میں قارئین کی خدمت میں مصر کے نابغہ روزگار عالم جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے ان کا قول قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ قول فیصل ہے اور حق کے متلاشی کے لیے اس میں اطمینان اور تسکین ہے۔ امام محمد ابو زہرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت کی کتاب خاتم النبیین میں اس مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں:

"الجمهرة العظمی من علماء الروایة علی ان مولده علیه الصلوۃ و السلام فی ربیع الاول من عام الفیل فی لیلة الثانی عشر منه و قد وافق میلادہ بالسنة الشمسیة نیسان (اغسطس) (۱۳)

"علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل، ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے"

اس کے بعد انہوں نے دوسرے اقوال بھی ذکر کیے ہیں لیکن ان پر بدیں الفاظ تبصرہ فرمایا ہے

"ولو لا ان ھذہ الروایة لیست ھی المشھورة لا خذنا بھا ولکن علم الروایة لا یدخل الترجیح فیه بالعقل"

"کہ جمہور علماء کے قول کے مقابلہ میں یہ روایتیں مشہور نہیں ہیں نیز علم روایت میں ترجیح کا دارومدار عقل پر نہیں ہوتا بلکہ نقل پر ہوتا ہے"۔

برصغیر ہند کے شیخ الحدیث، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "مدارج النبوۃ" میں تاریخ میلاد پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"بداں کہ جمہور اہل سیر وتواریخ برآنند کہ تولد آنحضرت ﷺ در عام الفیل بود از چہل روز یا پنجاہ و پنج روز و این قول اصح اقوال است مشہور آنست کہ در ربیع الاول بود و بعضے علماء دعوی اتفاق بریں قول نمودہ و دوازدہم ربیع الاول بود"۔

"خوب جان لو کہ جمہور اہل سیر وتواریخ کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب اقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ علماء نے اس قول پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے۔ یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں"۔ (۱۴)

اس مسرت آگین اور دل افروز اور روح پرور واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے چند نعتیہ

اشعار موزوں کیے یا خود بخود موزوں ہو گئے آپ بھی انہیں پڑھیے اور ان سے اپنی دیدہ و دل کو روشن کرنے کی کوشش کیجیے۔ آپ فرماتے ہیں

شب میلاد محمد چہ شب انور بود کز در مکہ الی الشام منور گردید

''محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش کی رات کتنی روشن رات تھی کہ مکہ کے دروازوں سے لے کر شام تک کا سارا علاقہ جگمگانے لگا''

مکہ و شام چہ باشد کہ از شرق تا غرب ہمہ را گشت محیط و ہمہ جا در گردید

''مکہ اور شام نہیں بلکہ مشرق سے مغرب تک حضور کا نور ہر جگہ پھیل گیا''

ہمہ آفاق ز انوار منور گشتہ ہمہ اکناف ز اخلاق معطر گردید

''اس جہاں کے سارے کنارے انوار رسالت سے منور ہو گئے اور حضور کے اخلاق سے کائنات کا گوشہ گوشہ مہک اٹھا''۔

عاقبت بر فلک عز و علا جا دارد ہر کہ از صدق و یقین خاک بریں در گردید

''انجام کار اس شخص کو عزت و بلندی کے آسمان پر جگہ ملتی ہے جو شخص صدق یقین کے ساتھ اس در کی خاک بن جاتا ہے''

ہرگز از ہیچ سموے نپزیرد خشکی ہر گیاہے کہ ز ابر کرمش تر گردید

''کوئی باد سموم اس گھاس کو خشک نہیں کر سکتی جس کو اس کے ابر کرم نے تر کیا ہو''

للہ الحمد کہ از دنیا و دین حقی زا ہمہ از دولت آں شاہ میسر گردید

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دنیا و دین کی ہر نعمت اس بادشاہ کے دولت خانہ سے حقی (آپ کا تخلص) کو نصیب ہوگئی''۔

(ماخوذ از ''ضیاء النبی'' جلد دوم)

☆☆☆☆☆☆

حواشی

۱۔ تاریخ طبری، ۲/۱۲۵

۲۔ تاریخ ابن خلدون، ۲/۱۰۷

۳۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ۱/۱۷۱

۴۔ اعلام النبوۃ، ص ۱۹۲

۵۔ محمد رسول اللہ، ۱/۱۰۲

۶۔ محمد رسول اللہ، ۲/۱۹۰

۷۔ ابن جوزی، الوفاء، ص ۹۰

۸۔ عیون الاثر، ۲/۲۶

۹۔ ابن ہشام، السیرۃ، ۱/۱۹۹

۱۰۔ الشمامۃ العنبر یہ مولد خیر البریہ، ص ۷

۱۱۔ سیرت خاتم الانبیاء، ص ۱۸

۱۲۔ ابوزہرہ، خاتم النبیین، ۱/۱۱۵

۱۳۔ مدارج النبوۃ، ۲/۱۵

۱۴۔ ایضاً، ۲/۱۸